2380

(Urdu)

1644
1971

विभाग मंत्रालय
_______________ DEPARTMENT MINISTRY

शाखा
_______________ BRANCH

मंत्रणा संग्रह
Consultation Collection _______________

संख्या
No. 2380 — P — 30

दिनांक
Date _______________

विषय
Subject _______________

पूर्व निर्देश
Previous reference

बाद का निर्देश
Later reference

... in Urdu
3 copies

انقلاب زندہ باد

انقلابی ٹریکٹوں کا سلسلہ نمبر ۱

IMPERIAL RECORD DEPARTMENT
RECEIVED
6 - MAR 1930

NATIONAL ARCHIVES LIBRARY
No 2380
Date 18.2.72
GOVT. OF INDIA

891.42
Ch 349
(P)

لال جھنڈا

اور

انقلاب ہندوستان

پبلشر

رام سنگھ چکوالیہ

سیکرٹری نوجوان بھارت سبھا سیالکوٹ شہر

پہلی بار　اپریل ۱۹۳۰ء　اشاعت ۲۰۰۰　قیمت دو پیسے

ارپن

رفقاء! گیانی سنت سنگھ صاحب اننْد جسمانی طور پر ہم میں موجود نہیں ہیں۔ لیکن ان کی روح ہمیشہ مادرِ وطن کی غلامی کی زنجیروں کو توڑنے کیلئے ہمارے ساتھ ہے۔ آپ نے نوجوان تحریک میں جس دلیری، بہادری اور استقلال سے نمایاں حصہ لیا۔ اور سرمایہ داری کے خلاف اپنی جدوجہد کو جاری رکھا۔ وہ آپ پر بخوبی روشن ہے۔ اس ٹریکٹ میں آپ کی ایک پنجابی نظم "راج محل تیرا اسان ڈھاہ دینا" درج ہے۔ یہ ٹریکٹ بطور یادگار ان کے ارپن کیا جاتا ہے۔

رام سنگھ چکوالیہ سکرٹری

نوجوان بھارت سبھا سیالکوٹ شہر

انقلاب کی کہانی - اُسکی اپنی زبانی

(مترجم رام سنگھ چکوالیہ)

میں عنفوانِ جوانی کا راز ہوں۔ میں ہی دائمی زندگی کا پیدا کرنیوالا ہوں۔ جہاں میں نہیں ہوں۔ وہاں پر موت کا راج ہے۔ میں مظلوم اور ستم رسیدہ کا خواب راحت ہوں۔ میں اس کا آرام ہوں اور میں اس کی امید ہوں۔ جو کچھ موجود ہے۔ میں اس کو تباہ کرتا ہوں لیکن جس چٹان پر کہ میں چمکتا ہوں وہاں سے نئی زندگی کی لہروں کا آغاز ہوتا ہے۔ میں تمہارے پاس آتا ہوں۔ کس لئے؟ ان تمام کڑیوں کو جنھوں نے تمہیں جکڑ رکھا ہے، توڑنے کے لئے۔ تمہیں موت کے پنجہ سے نجات دلانے کیواسطے۔ نیز تمہاری رگوں میں ایک نئی زندگی پیدا کرنے کیلئے میں تمہارے پاس آتا ہوں۔ یہ زندگی کی غیر مبدل شرط ہے۔ کہ جو کچھ موجود ہے۔ وہ ضرور تباہ ہوگا۔ اور میں جو سب کچھ تباہ کرنے والا ہوں۔ اس قانون کو ایک نئی اور تازہ زندگی پیدا کرنے کیلئے پورا کرتا ہوں۔ میں موجودہ اشیاء کے نظام کو جس میں کہ تم زندگی بسر کرتے ہو۔ اس کی بنیادوں تک کو ٹھیک کرونگا۔ کیوں؟ اسلئے کہ یہ نظام اس گناہ کا نتیجہ ہے۔ جس کا آغاز زحمت اور انجام جرم ہے۔ فصل پکی ہوئی کھڑی ہے اور اس کے کاشت والا میں ہوں۔

میں ہر اس جھوٹے اعتماد کو جس کا نسلِ انسان پر قبضہ ہے مٹا دونگا۔ میں واحد کی اکثریت پر۔ بے جان کی زندہ پر۔ اور مادہ کی روحانیت پر حکومت کو تباہ کر دونگا۔ مزید بر آں میں قانون جائداد اور شخصیت کی طاقت کو پاش پاش کر دونگا۔ ہر ایک انسان کی ضمیر اس کی واحد مالک ہو اور ہر ایک کی طاقت اس کی جائداد ہو۔ کیونکہ آزاد آدمی ایک پاک و پوتر ہستی ہے۔ اور اس سے بڑھکر اور کچھ بھی شاندار نہیں۔

میں موجودہ نظام کو جس نے ایک ہی نوعِ انسان کو ایکدوسرے کے دشمنوں میں یا بالفاظِ دیگر طاقتور اور کمزور میں۔ حاکم اور محکوم میں۔ اور امیر اور غریب میں تقسیم کر دیا ہے ملیا میٹ کر ڈالونگا کیونکہ اسی نظام سے یہ بدبخت ہستیاں اسطرح منقسم ہوتی ہیں۔ میں اسکو اسواسطے بھی چکنا چور کر دونگا۔ کہ یہ لاکھوں کو چند کا اور چند کو ان کی اپنی طاقت اور دولت کا غلام بنا دیتا ہے۔ میں اس نظام کو بھی چکنا چور کر ڈالونگا۔ جو کہ محنت کو خوشی سے محروم رکھتا ہے۔ جو کہ محنت کو بوجھ میں اور خوشی کو غمی میں تبدیل کر دیتا ہے۔ اور جو کہ ایک آدمی کو قلت کی وجہ سے اور دوسرے کو افراط کے باعث بےچین بنا دیتا ہے۔ میرے اس نظام کو تباہ کرنے کا ایک اور بھی سبب ہے۔ اور وہ یہ کہ ہمارے نسلِ انسان کی عام طاقت بیفائدہ خرچ ہو رہی ہے۔ اور اس نے نسلِ انسان کے ایک گروہ کو حرام خوری اور عیاشی میں مشغول کر دیا ہے۔ نیز یہ دوسرے گروہ کو مجبور کرتا ہے کہ وہ اپنی جوانی کو دوسروں کے عیش و عشرت کے لئے ضائع کر دے۔ اور ساتھ ہی محنت کی زیادتی کی وجہ سے اپنی خوشی کو قربان کر دے۔ میں موجودہ نظام کی نشانیاں اور اس کی یادداشت تک کو بھی مٹا دینا چاہتا ہوں۔ کیونکہ یہ طاقت، فریب، دہوکہ، دکھ، آنسو، غم مصیبت، ضرورت، چالاکی اور جرم کے سانچے میں ڈھلا ہونے کے باعث اپنے ہی تاریک کرۂ ہوائی میں بند ہے جہاں وہ کبھی بھی تازہ ہوا میں سانس نہیں لے سکتا۔ اور جہاں کہ خوشی اور مسرت کی شعاع تک کا پہونچنا بھی محال ہے۔

اس لئے اے دنیا کے لوگو! خوابِ غفلت سے بیدار ہو جاؤ۔ اے ستم رسیدہ اور مظلوم لوگو! اٹھو، جاگو۔ ہاں! تم جو کہ اپنے دل کی اندرونی خواہشات کو پورا کرنے میں ناکامیابی کے ساتھ مصروف ہو۔ اٹھو! چلو!! اور میرے پیچھے آنے والے گروہ میں شامل ہو جاؤ۔ کیونکہ میں نہیں جانتا۔ کہ اپنے پیروؤں میں کسطرح امتیاز کروں۔ آج سے دنیا میں صرف دو قسم کے آدمی ہونگے۔ ایک وہ جو میری پیروی کرتے ہیں۔ اور ایک وہ جو کہ میرے سدِّ راہ ہیں۔

مقدم الذکر کو میں خوشی کی طرف لے چلونگا۔ اور موخر الذکر کو اپنی ترقی کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کچل ڈالونگا۔ کیونکہ میں انقلاب ہوں۔ میں نئی طاقت بناتا ہوں۔ میں وہ متبرک ہستی ہوں جو زندگی کو تباہ کر کے سینہ سے لگاتا ہوں۔ دوبارہ زندہ کرتا ہوں۔ انعام دیتا ہوں (ترجمہ)

لال جھنڈا

یہ نظم آل انڈیا نوجوان بھارت سبھا کی ہدایت کے مطابق ۱۰ مئی سنہ ۳۱ء کو یوم آزادی کے موقعہ پر ہر ایک شہر و گاؤں میں پڑھی جائیگی نوجوانوں کو اس کو ازبر کر لینا چاہئیے۔ "رام سنگھ جکوالیہ"

لہندے چڑھدے اتر دکھن جھنڈا لال جھلاواں گے،
پھانسی دے تختے تے چڑھ کے گیت ایسے گاواں گے

ساڈیاں لوتھاں دا ایہہ کپھن اسدا لال نشان اچیری اے اسدا رنگ خون گرماوے اوجت اسدی پھیری اے
لکھ سورج لکھ چند رماں توں اسدی چہلک وڈھیری اے مار فرانے جد ایہہ اُڈے بھردا بہت دلیری اے

جیون مرن اسے وچ ساڈا اسنوں سدا اٹھاواں گے
قسم آزادی دی سب جگ تے جھنڈا لال جھلاواں گے

ایہہ ہر ویلے ساڈے تائیں ایہو سکھیہ سکھاندا اے اگے ہو وو تگڑے ہوو دکاڑ پنا ہٹاندا اے
قربانی دی سنتھا دیکے وچ جیون دی پاندا اے ڈگے ہوئے غریباں تائیں باہوں پکڑ اٹھاندا اے

جیہڑ نکلاں گے لے کے اسنوں خوف نہ کوئی کھاواں گے
ہاں ہاں ساری دھرتی اوپر جھنڈا لال جھلاواں گے

کہوے ہوں فرانسیسی سپئے اسدے اک چمکارے توں جرمن والے رُکے ہوئے نے لال رنگیلا کارے توں
گیت ایسے دے روسی گاون صدقے نئے لشکارے توں امریکن دی پان روشنی روشن اسس منارے توں

ایہہ سمجھاندا سانجھاں دے اسدا ادب رکھاواں گے
لہندے چڑھدے اتر دکھن جھنڈا لال جُھلاواں گے

اِسدا اُچا ہون اسانوں اُچے پا لے کردا اے آزادی دے تویں دلوں ہر دل وچ ایہہ بھردا اے
اِسدے پھرے دا پھرّا ٹا کرتی دے دکھ ہردا اے اسنوں تک کساناں دا دِل بیرف داکراں ٹھردا اے

بیشک ایہہ نے جگ پلٹا دُ اسی جگ پلٹاواں گے
ساری دنیا دے وچ پھر کے جھنڈا لال جُھلاواں گے

ایہہ شانتی دا مزار بن کے جگ تے امن کرا دے گا　　ایہہ جھکیا ندی جھکیہ پٹا کے سیہہ دے فکر مٹا دے گا
ایہہ سب ونکیاں دی چڑھتوں پٹ کے پران دکا دیگا　　ایہہ مانگھ نوں جھیدے اصلی اُتی دل لیجا دے گا
اسدی شان چمکدی تائیں ہور اسیں چمکاواں گے
گھر گھر گلی گلی تے کوچے جھنڈا لال جھلاواں گے

ایہہ کنگالاں دا ہے ساتھی ایہہ بنتر مزدوراں دا　　ایہہ ہے یار کساناں سندا ایہہ ویری مغروراں دا
ایہہ بیچاریاں اِک مُٹی دا دشمن پھڑے فتوراں دا　　ایہہ غریبی دل ہے دارو توڑے نک غروراں دا
اِسنوں چُک لیا ہُن اساں نے قُطباں تیک پُچاونگے
دھرتی کی سندر تے بھی جھنڈا لال جھلاواں گے

ڈر دے دولتمنداں توں ہُن ہو جاؤ سنو ہیں امیر اندے　　بادشاہی نوں جڑھوں پُٹ لو کھولو باج وفیر اندے
پونجی داراں دا سر بھنو کر دو صیلے بیراں دے　　چھاتی ڈاہ کے دار روک لو آوندے گولیاں تیر اندے
سِر ون ننگے ہاں تاں کی ہویا اسیں چو طرفے دھانگے
ایدھر اودھر جدھر کدھر جھنڈا لال جھلاواں گے

قومی گیت ایہو ہے سانجھا ہر تھاں اسنوں گاؤ مل　　گھر گھر ایہہ سنیہا ہنک لا کے ٹل پچاؤ مل
اک سی آدرش ہے ساڈا سبھناں نوں گل لاؤ مل　　کرتیاں نوں پونجی داراں توں ہنجلا جھنڈا ؤ مل
آکھو پھانسی دے تختے تے گیت ایہو ای گاواں گے
لہندے چڑھدے اتر دکھن جھنڈا لال جھلاواں گے

(رسالہ کرتی گورمکھی ماہ مئی ۱۹۲۶ء)

ہم کیا چاہتے ہیں؟

(از کامریڈ ہزارہ سنگھ ہمدم امریکہ)

کہوں کیا کہ اب ہم کیا چاہتے ہیں؟　　غلامی مرض سے شفا چاہتے ہیں
یہ جینا بھی کوئی ہے جینا ہمارا　　اس جینے سے تو ہم قضا چاہتے ہیں
کریں کام جو را تدن مشکلوں سے　　انہیں پیٹ بھر کے غذا چاہتے ہیں
ہمیں جیل پھانسی فقط اسلئے ہے　　کہ دردِ وطن کی دعا چاہتے ہیں
دل و جان قرباں وہ کردیں وطن پر　　جو مر کر بھی ہمدم جیا چاہتے ہیں

راج محل تیرا اساں ڈھاہ دینا

(از گیانی سنت سنگھ صاحب آنند پروفیسر مرے سماج سیالکوٹ)

پارلیمنٹ انگریزی دے ہتھوں جد سی آئرلینڈ وچ ظلم شدید ہویا — اودوں اُٹھیا سی مسٹر میکسوینی جو نہ گوریاں توں سی خرید ہویا
وائیٹ ہوس تائیں گورو پیرمن کے نہیں اوسدا ادہ مرید ہویا — ایسے جرم اندر بھکھ ہڑتال کرکے سہہ کے جیل دے ظلم شہید ہویا

ہویا شہید او صبح دیلے آئرلینڈ دی لوکاں آزاد ڈٹھا — جبر والیاں دا تخت ان ادہے ساہمنے جگ سی ہوندا برباد ڈٹھا
الشانی […] ناسنے میکسوینی […] نے ملک سادا ایہہ آزاد ہوسی — نوجواناں دی جاگ زبان اُتے نعرہ جگ گدی "زندہ باد ہوسی"
[…] دت شہید ہوسن تائیں راج انگریزی برباد ہوسی — بیشک سل وچھوڑے دا ہویا لے پر وطن دیکھ آزاد لئی ہوسی

انگلینڈ والا بیڑا ڈوبنے لئی نترے وچ میدان جوان ہن تے — لنکا شاہ دیاں چڑیاں سکارنے نوں پکڑے اساں ہتھیں شہباز ہین
[…] ظلم […] ظالم […] اسیں ہاں آن میدان اندر — شیر دل بلوان جوان اسیں تھیں ڈولے ظلم طوفان اندر
[…] حاسی تیری لاش شمشان اندر — لیسا دم نہ اودوں تک جدوں تک نہ کرسی راج کرسان جہان اندر

[…] جاہیں پرت ولائیت نوں ڈاریاں لا — یا پھر بیٹھ جہاز دی پیٹھ اُتے لنڈن ول سمندر تاریاں لا
[…] پر راج محل تیرا اساں ڈھاہ دینا — زندہ باد انقلاب بم تیری جہانی وچہ کراساں نے ڈھاہ دینا
[…] تک تینوں چھڈنی اساں نہیں گھاہ دینا — ٹنگر اپنی سیاہی پہاڑی پاہی ویرسا او دے سپاہی ٹنگ کے تینوں پھاہ دینا

بیدجاہیں بیچاری […] راج تیاگ کردے — ہندوستان سپرد کر ہندیاں دے اتے ظلم والا بند راگ کردے

(نظم کامریڈ رام چندر سابق پریذیڈنٹ نوجوان بھارت سبھا پنجاب نے پنجاب پراونشل نوجوان بھارت سبھا کانفرنس امرتسر منعقدہ اگست ۱۹۲۹ء میں پڑھی۔ جو کہ بہت پسند کی گئی)

بسمل کی تڑپ

سرفروشی کی تمنا اب ہمارے دل میں ہے — دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے
رہرو راہِ محبت رہ نہ جانا راہ میں — لذتِ صحرا نوردی دوریٔ منزل میں ہے
وقت آنے دے بتا دینگے تجھے اے آسماں — ہم ابھی سے کیا بتائیں کیا ہمارے دل میں ہے
اے شہیدِ ملک و ملت تیرے جذبہ پہ نثار — تیری قربانی کا چرچا غیر کی محفل میں ہے
اب نہ پہلے ولولے ہیں اور نہ ارمانوں کی بھیڑ — ایک مٹ جانیکی حسرت اب دلِ بسمل میں ہے

(شہید رام پرشاد بسمل الہ آبادی)

رسالہ کرتی کی ضبطیوں کے سلسلہ میں

کر ظلم ظالم جناں من بھاوندا
پھڑے درجناں کئی کروڑ بھانویں
کرے جیل بھاویں ملنگ پھانسیاں تے
تیرا یار "اک نراہ" گیا لدظالم
اوسے طرح آئے تیرے دن نیڑے
ہنیھ بوریا بسترا دفع ہووے
دھرگ اساندا جیونا جگ اندر
کڈھ وڈھ فرنگ نوں "ہند سیوک"

(رسالہ کرتی کے بادشاہ روس

موُنہ لایا "سنتوکھ" دا مکنا نہیں
غدری دل تینھوں ایہ مکنا نہیں
جھنڈا اکیتا دا ہن جھکنا نہیں
لیا اوسنوں کتے بھی لکنا نہیں
ساک سین تیرے نیڑے ڈھکنا نہیں
اساں چھٹ غلامی دا چکنا نہیں
کرے نہ فرنگ جے ناس تیرا
غدر کروگا ہند خلاص تیرا

"ہند سیوک"

ہمیں زورِ بازو دکھانا پڑے گا

(از کامریڈ ہزارہ سنگھ ہمدم امریکہ)

ہمیں خون اپنا بہانا پڑے گا
لگے تاؤ جواب لگانا پڑے گا،
پڑی ناؤ ہے ہند کی اب بھنور میں
جو اس کو بچاؤ بچانا پڑے گا
کہاں تک انہیں آزماتے ہی جائیں
ہمیں بھی تو خنجر اٹھانا پڑے گا،
نہ طاقت صبر کی ہے اب فیصلہ یہ
یا ماریں گے یا مر ہی جانا پڑے گا،
ہم بدحالی سے اپنی تنگ آ گئے ہیں
اسے اب تو بہتر بنانا پڑے گا،
وہ کھائیں اڑائیں شب و روز بیٹھے
ہمیں بھوکے کیوں ہل چلانا پڑے گا
پسینہ بہائیں کیوں ہم ان کی خاطر؟
نکھٹوؤں سے بھی کچھ کرانا پڑے گا،
نہ باتوں سے مانیں شرارت کے پتلے
ہمیں زورِ بازو دکھانا پڑے گا،
وہ یکمشت ہو کے ہیں ہم کو ڈراتے
ہمیں بھی تو متفق ہو جانا پڑے گا،

اٹھا بیگانہ ناؔنہ اور ان کے ہمدم
نہ پرواہ بدن گر چہ انا پڑے گا

پناں ہمتوں نہیں بھلائی ہووے

(از سومر ڈامر سنگ نیوزیلینڈ)

شانت مئی کی آکھدی اسو بیلے جد ظلم اندھیری آئی ہووے — پٹھو ہار چنگی نہیں ہندیاں نوں جد ظلم دی اگ مچائی ہووے

ڈرے ڈرے کردا اوہنوں جگ سارا جس نے ہتھ غلامی اٹھائی ہووے — عزت ہوندی اُسدی وچہ دنیا جس نے دید آزادی دی پائی ہووے

چیٹر اوچ بیلاں شہید ہو گئے اوس دی سیس کمائی ہووے — کیہ لینا نام چمکے اسدا وانگ سورج جس قوم نوں چانن کھائی ہووے

ہمت والیاں دی سدا جت ہوندی نیں ہمتوں نہیں بھلائی ہووے — بیڑے غرق ہوندے سدا اوہنیاں دے رب سچیا ای بہائی ہووے

پھڑ لیئے ہتھ شمشیر نوں شیر دو ظلم اج تیں جو رہائی ہووے

بھارت نہ رہ سکیگا ہرگز غلام خانہ

بھارت نہ رہ سکیگا ہرگز غلام خانہ — آزاد ہو گا ہو گا آتک ہے وہ زمانہ

اب بھیڑ اور بکری بنکر نہ رہ سکینگے، — کردینگے ظالموں کا اب ہند ظلم ڈھانا

خوں کھولنے لگے گا ہندوستانیوں کا — اس پست ہمتی کا ہو گا کہاں ٹھکانا

بھارت کے ہم ہیں بچے بھارت ہماری ماتا — اس کے ہی واسطے ہے منظور سر کٹانا

یہ نظم لاہور سازش کے ملزمان عدالت میں گاتے ہیں

ایہہ انگریز شیطانی چرخے — لکھ لکھ ظلم گذارن،

توڑ وچھوڑ کرن ہمیشہ — اہناں وصل نہ بھاون

مرنا بھلا ہے اس کا جو اپنے لئے جیے

جیتا ہے وہ جو مر چکا ہے قوم کیلئے

سر پہ کمزوروں کے ہر ایک بلا آتی ہے

ذرہ ذرہ سے وطن کے یہ صدا آتی ہے — غافلو! ہوش میں آجاؤ قضا آتی ہے

الفت قوم کا آزار ہے میرا مجھ کو — ایسے بیمار کی کچھ مجھ کو دوا آتی ہے

مر رہا ہو گا کوئی ظلم و ستم کا مارا — ٹھنڈی ٹھنڈی تیرے کوچے سے ہوا آتی ہے

جرم غداری میں قاتل نے کیا قتل انہیں — جن کی مٹی سے بھی بوئے وفا آتی ہے

ناتوانی میں کسی کا کیا ہے شکوہ؟ — سر پہ کمزوروں کے ہر ایک بلا آتی ہے

(مقبول عام پریس لاہور)